استغاثہ بحضور امامِ وقتؑ

اے میرے سید و سلطان چلے بھی آؤ
پورا زہراؑ کا ہو ارمان چلے بھی آؤ

پردہ غیبتِ کبریٰ میں رہو گے کب تک
وارثِ کعبہ و قرآن چلے بھی آؤ

لاشیں بے گور شہیدوں کی پڑی ہیں مولا
بے شرف ہو گیا انسان چلے بھی آؤ

بے گناہوں کے سرِ عام گلے کٹتے ہیں
ہے بپا ظلم کا طوفان چلے بھی آؤ

حرملا تیر بکف ہیں میرے معصوموں کے
سرخ ہیں خوں سے گریبان چلے بھی آؤ

پھر سے امت پہ مسلط ہے خوارج کا ستم
پھر سے نیزوں پہ ہیں قرآن چلے بھی آؤ

پھر شیاطین کا شر بول رہا ہے ہر سو
اے محمدؐ کے سلیمانؑ چلے بھی آؤ

215

منتظر حضرتِ عیسیٰؑ سے نمازی بھی ہیں
یہ اذاں کرتی ہے اعلان چلے بھی آوٴ

آرزو ہے یہی قدموں میں تمہارے مولا
ہو میری جان بھی قربان چلے بھی آوٴ

دھوپ میں بنتِ پیمبرؐ کی لحد ہے کب سے
رنج کھاتا ہے یہ ہر آن چلے بھی آوٴ

التجا کرتے ہیں یہ شام و سحر یا مہدیؑ
آج بھی مظہرؔ و رضوانؔ چلے بھی آوٴ